

Posted On Kitab Nagri



www.kitabnagri.com

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.kitabnagri.com)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

Posted On Kitab Nagri

ھو کی عنایتیں

فضہ رمضان اور ہادیہ رحمان

باب نمبر 4



گم ہے جو تیری آنکھ کا منظر تلاش کر
باہر جو کھو گیا ہے اندر تلاش کر
جو تجھ کو تیری ذات سے باہر نکال دے
دشت جنوں میں ایسا قلندر تلاش کر

Posted On Kitab Nagri

آنکھیں جو سارے بند توڑ کے ہلکی ہلکی کھل رہی تھیں ارد گرد کا دھندلا سا منظر دکھا رہی تھیں کچھ لمحوں کی جدوجہد سے مکمل کھل گئی لکڑیوں سے بنائی گئی خوبصورت چھت اسے واضح نظر آرہی تھی اس نے چہرہ گما کے ارد گرد کا جائزہ لیا تو اس پتھر اور لکڑی کے بنے اس گھر میں اسے دائیں جانب ایک معمر خاتون نظر آئی جو جائے نماز بچھائے تشہد کی حالت میں اپنے رب کریم کی بارگاہ میں دعا کے لیے ہاتھ پھیلائے بیٹھی تھیں۔ انہوں نے اطمینان سے چہرے پہ اپنے دونوں ہاتھ پھیرے۔ ان کے چہرے سے ظاہر ہو رہا تھا جیسے اس عمل نے انہیں اندر تک سکون پہنچایا ہو۔ وہ بنا پلکیں جھپکائے انہیں ہی دیکھے جارہی تھی شاید سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ اب وہ کہاں ہے کیونکہ ان خاتون کو تو اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

"السلام وعلیکم! بچے کیسی ہو آپ"۔ ان خاتون نے اتنے محبت و پیار سے نرم لہجے میں پوچھا کہ دل کیا انہیں بتادے کہ کس اذیت ناک مرحلے سے گزری ہوں۔ (وہ جائے نماز طے کرتے اس کی آنکھیں کھلی دیکھتے اس کی طرف آئیں۔)

www.kitabnagri.com

"وعلیکم السلام! جی ٹھیک ہوں"۔ اس نے سر کو ذرا سا خم دے کر جواب دیا اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"یہ لو آپ کپڑے بدل لو، دروازہ کھلتے ہی بائیں جانب غسل خانہ ہے پانی میں نے گرم کر دیا ہے، آپ کپڑے بدل کے آجاؤ پھر مل کر کھانا کھاتے ہیں"۔ ان پر شفیق عورت نے اسے بلوچی سٹائل سے تیار کردہ ایک لباس دیا جو بہت خوبصورت تھا اور شاید یقیناً انہوں نے اپنے ہاتھوں سے تیار کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جی اچھا۔" اس نے ایک نگاہ اپنے لباس پر ڈالی جو نہایت میلا ہو چکا تھا اس لیے ان کی بات مانتے فوراً اٹھی اور دروازے کی طرف چل پڑی اور ان خاتون نے بھی اپنا رخ باورچی خانے کی طرف کیا۔ وہ جب واپس آئی تو اسے عجیب رگ و پہ میں سکون سا محسوس ہوا۔ باہر ٹھنڈ تھی مگر یہاں کا ماحول اسے گرمائش دے رہا تھا۔ ٹیبل پہ نظر پڑی جہاں چند کھانے کی چیزیں اور چائے رکھی جا چکی تھی اور وہ خاتون بھی وہیں بیٹھی نظر آئیں۔

"بچے وہاں کیوں کھڑی ہو آؤ یہاں آکر بیٹھو۔" خاتون نے اسے ہاتھ کے اشارے سے جگہ بتائی اور بیٹھنے کا کہا۔ وہ تابعداری سے وہاں آکر بیٹھ گئی اتنی دیر میں دروازے سے باہر کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی جو شاید اندر ہی آرہا تھا۔

السلام وعلیکم! آنے والے نے اندر داخل ہوتے ہی سلام کیا۔

وعلیکم السلام! خاتون اور اس نے یکجا جواب دیا۔ اندر آنے والے شخص کو دیکھتے ہی اسے رحمان صاحب یاد آئے (وہ انہیں ہمیشہ کہتی تھی بابا آپ تو ابھی بھی اتنے خوب روہیں کہ کئی حسینائیں آپ پہ فدا ہو جائیں، اب بیوی تو آپ کی بوڑھی ہو گئی ہے اور آپ کے ساتھ کچھ خاص جچتی نہیں ہے بس پھر کیا ہوتا آسید صاحبہ کا جو تا اس کی چھترول کے لیے تیار ہو جاتا۔) ان صاحب کا قد اچھا خاصا لمبا تھا گورا رنگ سردی کی وجہ سے سرخ گال چھوٹی چھوٹی آنکھیں داڑھی اور سر کے بال جن میں سفیدی گھل رہی تھی وہ ان لوگوں کے قریب آ کے بیٹھے۔

Posted On Kitab Nagri

کیسی ہیں اب اور کیا نام ہے ہماری پیاری سی مہمان کا؟ انہوں نے اس کے سر پہ شفقت سے ہاتھ رکھے پیار بھرے لہجے میں پوچھا۔

"الحمد للہ ٹھیک ہوں اب، میرا نام عنایہ ہے اور آپ تو مجھے بالکل اپنے بابا جیسے لگ رہے ہیں۔" اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیتے ساتھ ہی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ (جو اسے اچھا لگتا وہ بتا دیا کرتی تھی کچھ دل میں نہیں رکھتی تھی اسی لیے تو مصیبت میں پڑی تھی مگر وہ کہاوت ہے نہ جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔)

"بہت پیارا نام ہے اور ہاں جب تک آپ یہاں ہو مجھے ہی ابا بلا لیا کرو مجھے خوشی ہوگی، چلو اب کھانا شروع کرو کھانے کو دیر نہیں کرواتے۔" انہوں نے لبوں سے گلاس لگاتے اسے بھی تاکید کی۔ جی ابا۔ اس نے کہتے ہی کھانا شروع کیا۔

اور مجھے اماں بی۔ وہ خاتون جو کب سے بیٹھی ان کی گفتگو سے لطف اندوز ہو رہی تھیں فوراً سے اپنے بارے میں بھی بولیں۔ ہلکی پھلکی گفتگو میں کھانا کھایا گیا پھر شہروز صاحب کام کے سلسلے میں وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔ اس نے اماں بی کے ساتھ مل کر برتن اٹھائے پھر وہ کمرے میں جا کر بیٹھ گئی اور کل ہوئے واقعے کے بارے میں سوچنے لگی کہ پتہ ہی نہ چلا کب اماں بی آکر اس کے ساتھ بیٹھ گئیں۔ ان کی طرف دیکھ کے ایسے لگتا تھا جیسے کسی غم نے انہیں وقت سے پہلے بوڑھا کر دیا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

کیا سوچ رہی ہے ہماری بچی؟ فرخندہ صاحبہ یعنی (اماں بی) نے اسے کسی گہری سوچ میں ڈوبادیکھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھتے پیار سے سوال کیا۔

"سوچ رہی ہوں اماں بی کہ کل تک میں اپنوں کے ساتھ کتنی حسین خوشیوں بھری زندگی گزار رہی تھی ایک دن میں اتنا کچھ ہو گیا کہ اپنوں سے اتنی دور ہوں۔" اس نے ان سے اپنے آنسو چھپاتے کہا۔ ایسا کیا ہوا کہ اتنی پیاری لڑکی کو اپنوں سے دوری سہنی پڑ رہی ہے؟ انہوں نے اس کے چھپائے گئے آنسوؤں کو دیکھ لیا تھا اس لیے پوچھا۔ اس نے انہیں کسی رٹے طوطے کی طرح کل صبح سے لے کر آج صبح تک کا ہر منظر بتایا۔

یہ آپ کے ماں باپ کی دعائیں ہی ہیں جس کی وجہ سے آپ کو اس مشکل سے باسلامت نکال لیا گیا، جب اتنے پیار کرنے والے ہوں تو کوئی آپ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا انہوں نے اسے گلے لگائے پیٹھے پہ تھپکی دیتے تسلی دی۔

اماں بی اب میں گھر کیسے جاؤں گی اور یہ کونسی جگہ ہے؟ اس نے پہلے افسوس سے اور پھر کچھ یاد آتے ارد گرد نظر دوڑاتے پوچھا۔

"آپ بلوچستان میں ہو اور ابھی آپ کا یہاں سے نکلنا ٹھیک نہیں ہے اگر ان لوگوں نے آپ کو پھر پکڑ لیا آپ کی اس طرح کی کسی ایک غلطی کی وجہ سے تو۔" اماں بی نے اسے جگہ بتائی اور آنے والے حالات سے آگاہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

پھر اب میں کیا کروں؟ اس نے ان کی طرف دیکھتے نم لہجے میں استفسار کیا۔

"ابھی آپ یہاں محفوظ ہو اور آپ کے ابا نے کہا ہے وہ جلد ہی پیسے اکٹھے کر کے آپ کو باحفاظت آپ کے گھر چھوڑ آئیں گے۔" انہوں نے شہر وز صاحب کی بات اس کے گوش گزار کی۔ دن ایسے ہی گزرنا شروع ہو گئے شہر وز صاحب صبح کے جاتے رات کو گھر آتے پھر اس سے پورے دن کے بارے میں پوچھتے اس نے فرخندہ صاحبہ کے ساتھ مل کر گھر کام کرنے شروع کر دیے۔ ایک دن ایسے ہی گھر میں پانی ختم ہو گیا تو وہ ان کے ساتھ مل کر پانی لینے گئی۔ کیا ہی خوبصورت منظر تھا پہاڑ، ندی، سورج بھی پوری شان و شوکت سے نکلا ہوا تھا رنگ برنگے پھول۔ اس ماحول نے اس کے دل کو خوش کر دیا تھا۔ آئی تو وہ یہاں اماں بی کے ساتھ پانی لینے تھی مگر قدرت کی خوبصورتی میں کھوسی گئی تھی۔ اس نے ہاتھ سے پھولوں کو چھوا تو کیا کچھ نہیں یاد آیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

(چھ سال قبل)

ان دنوں اذلان بھی گھر آیا ہوا تھا سب لان میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے اور عینی پھولوں کو پکڑ کر توڑنے کا شغل فرما رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"پھولوں کو توڑنا نہیں چاہیے یہ بہت نازک ہوتے ہیں اگر ٹوٹ جائیں تو ان کی خوبصورتی زائل ہو جاتی ہے۔" اذلان اس کے ہاتھ سے پھول پکڑتے بولا جسے وہ پتی پتی کر کے توڑ رہی تھی۔
لیکن مجھے مزہ آرہا ہے۔ عینی منہ بناتے بولی۔

یہ مزہ تو تب دیتے ہیں جب اپنی اصلی حالت میں خوبصورتی سے برقرار رہیں اور کیا تم نے کبھی ان کی خوشبو اپنے اندر اتاری ہے؟ اذلان پھول کو اپنی ناک کے پاس لے جاتے اس کو سونگھتے ہوئے بولا۔
"ہاں کوشش کی تھی لیکن مجھے چھینک آگئی تھی اس لیے دوبارہ نہیں سونگھا۔" عینی نے معصومانہ شکل بناتے اپنا مسئلہ بتایا۔

"تمہیں ایک بات بتاؤں مجھے پھول بہت پسند ہیں میں ہر قسم کے پھول کی مہک کو محسوس کر کے اسے اپنے پاس یادگار کے طور پر رکھ لیتا ہوں میرے پاس ایک ڈبے میں بہت سارے سوکھے پھول جمع ہیں۔" وہ اسے اپنی باتیں بتانے لگا جو وہ غور سے سن رہی تھی۔

کیا یہ واقعی ہی اتنا اچھا ہوتا ہے؟ اس کی تجسس والی روح پھر سے پھڑکی تھی۔

"ہاں نا تم بھی پھر کوشش کرو مجھے یقین ہے تمہیں بہت پسند آئے گی۔" اذلان نے دوبارہ اس کی طرف پھول بڑھایا جسے وہ جلدی سے تھام گئی۔ پھر اس نے ناک کے پاس لے جا کے سونگھنا شروع کیا
ایک بار دوبار پھر کئی بار اس عمل کو دہرایا۔

Posted On Kitab Nagri

"شکریہ ذی آپ کی وجہ سے میں اس مسحور کن خوشبو سے محروم نہیں رہی۔" عینی خوش ہوتے بولی پھر ایسے ہی پھول پکڑے اندر کی طرف بھاگی اذلان بھی وہاں چلا گیا۔ اس دن کے بعد سے اس نے کبھی پھول کو توڑا نہیں تھا اور ہر پھول کی مہک کو محسوس کرنا شروع کر دیا تھا۔

کچھ پھولوں کی مہک نے سوزِ محبت بدل ڈالا

کچھ خوشبوئیں پھیلی تو اک بار مگردلوں نے ہزاروں سال پالا

وہ پیچھے سے اماں بی کے ہلانے کی وجہ سے حالیہ وقت میں لوٹی۔ پہاڑ تو اسے شروع سے ہی بہت پسند تھے زری نے کہا تھا جب ذی آئے گا تو سب مل کر دیکھنے اور مزے کرنے جائیں گے، آج پہاڑ بھی تھے پھول بھی تھے لیکن ذی پاس نہیں تھا اور زری کی لڑائی تو وہ بہت مس کر رہی تھی۔

کیا ہوا بچے آپ یہاں کیوں کھڑی ہو گئی ہو؟ اماں بی نے اس کی توجہ اپنی طرف کرواتے پریشانی سے پوچھا۔

www.kitabnagri.com

کچھ نہیں بس ویسے ہی اس دلکش مناظر کو اپنی آنکھوں میں سمار ہی تھی پھر کیا پتا دوبارہ دیکھ نہ سکوں۔ عینی نے چہرے پہ مسکراہٹ بکھیری۔

کیا تم کبھی دوبارہ ہم سے ملنے نہیں آؤ گی وہ دراصل تم ہمیں اپنے بچوں کی طرح عزیز ہو گئی ہو۔ اماں بی نے پر امید ہو کے اپنے دل کی بات کہی۔

Posted On Kitab Nagri

ضرور کیوں نہیں آپ لوگوں نے اتنے عرصے مجھے ماں باپ کے پیار کی کمی محسوس نہیں ہونے دی، مجھے بھی آپ دونوں بہت عزیز ہیں۔ اس نے ان کے بوڑھے ہاتھوں کو پکڑ کر انہیں اپنے دل میں ان کا مقام بتایا۔

میری پیاری بچی۔ وہ لاڈ سے اس کے ماتھے پہ بوسہ دیتے بولیں۔

اماں بی میں بہت دنوں سے آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہ رہی تھی اگر آپ اجازت دیں تو پوچھ لوں۔ عینی عادت سے مجبور آخر کار دماغ میں آیا سوال پوچھنے لگی تھی۔

ہاں ہاں پوچھ لو ایسا بھی کیا ہے کہ میں جواب نہ دوں یا ناراض ہو جاؤں۔ اماں بی نے اپنی رضامندی ظاہر کی۔

وہ دراصل پوچھنا تھا کہ آپ کے بچے کہاں ہیں؟ کہیں آپ ان سے ناراض تو نہیں؟ آپ کے اور ابا کے سوا گھر میں کسی کو دیکھا نہیں نا اس لیے دماغ میں سوال آیا۔ عینی سوال پوچھ کہ پھر وضاحتیں بھی دینے لگی کہ کہیں انہیں برانالگ جائے۔ کچھ لمحے کے لیے تو اس کے سوال نے اماں بی کو ساکن ہی کر دیا۔

بچوں سے بھی کبھی ماں باپ ناراض ہوئے ہیں حالانکہ بچے ماں باپ کو اکیلا چھوڑ کر چلے جاتے ہیں لیکن اللہ کی رضا کے سامنے بندہ اور کر بھی کیا سکتا ہے سوائے صبر کے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے شادی کے نو سال بعد ایک بیٹی سے نوازا تھا بہت پیاری تھی بالکل اپنے ابا جیسی جب وہ تیرا سال کی ہوئی تو تب گرنے کی وجہ سے اسے گہری چوٹ لگی ہم نے یہاں پاس ہی حکیم سے اس کا علاج شروع کروایا لیکن

Posted On Kitab Nagri

وقت کے ساتھ ساتھ حکیم کی نااہلی کی وجہ سے وہ چوٹ ایک جان لیوا مرض میں بدل گئی حکیم نے کہا اس کی حالت خراب ہوتی جا رہی ہے شہر کسی ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ۔ اس کے ابا کے پاس جتنی رقم تھی پہلے ہی اس کے علاج پہ خرچ ہو چکی تھی پھر بھی وہ لوگوں سے ادھار پیسے لے کر اسے شہر ہسپتال لے گئے اس کی طبیعت دن بہ دن مزید خراب ہونے لگی ڈاکٹر نے کافی زیادہ رقم جلدی جمع کروانے کا کہا انہوں نے اپنی زمین بیچ دی مگر ان سب کوششوں اور ان کے دیر سے پہنچنے کی وجہ سے ہماری بیٹی زربانو کا انتقال ہو گیا۔ وہ آج تک خود کو اس کی موت کا ذمہ دار سمجھتے ہیں میں خود ٹوٹ چکی تھی لیکن مجھ سے ان کی یہ حالت نہیں دیکھی جاتی تھی میں نے آہستہ آہستہ انہیں سمجھایا کہ؛

" وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی رحمت تھی وہ جب چاہے جیسے چاہے لے جائے انسان کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں۔ "

پھر اب جب آپ کو دیکھا تو آپ میں انہیں اپنی زربانو نظر آئی اس لیے وہ رقم جمع کر رہے ہیں کہ اب وہ پھر سے اپنی بیٹی کو کھونے کی سکت نہیں رکھتے۔ وہ ابھی تک قرضوں تلے دبے ہوئے ہیں مگر صرف اور صرف آپ کو بخیریت آپ کے گھر پہنچانے کے لیے دن رات محنت کر رہے ہیں کہ آپ کو مزید کوئی تکلیف نہ ہو۔ اماں بی نے آنسوؤں سے تر چہرہ لیے اسے اپنی عزیز ہستی کو کھونے کی داستان سنائی۔ (کتنا مشکل ہوتا ہے نہ خود اپنے دکھ بیان کرنا) وہ بھی ان کے ساتھ ہی رو رہی تھی ایک ماں کا دکھ کوئی نہیں سمجھ سکتا۔

Posted On Kitab Nagri

سوری، میں آپ کو دکھی نہیں کرنا چاہ رہی تھی۔ عینی چہرے کو ہاتھوں سے صاف کرتے بولی۔
معافی کی کیا ضرورت ہے تم اپنی طرح کے ہمارے بھی بچے ڈھونڈ رہی تھی، چلو ایسا کرتے ہیں اس ہفتے
تمہارے ابا کے بھائی کی بیٹی کی شادی ہے تم بھی ہمارے ساتھ چلنا۔ فرخندہ صاحبہ نے ماحول کا تناؤ ختم
کرنے کے اسے نیا منصوبہ بنایا۔

"یا ہو وو، پہلی مرتبہ کسی دوسرے کلچر کی شادی دیکھنے کو ملے گی میں تو ابھی سے ایکسائیٹڈ ہو گئی
ہوں۔" عینی بھی اس بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرنے لگی۔ دو دن بعد جمعے کی رات کو وہ بلوچی
طرز کی کالی فراک پہنے جس پر اماں بی نے خود کام کیا تھا، اماں بی کے کہنے پہ سلیقے سے ہم رنگ دوپٹہ سر
پہ لیے ساتھ کھسے پہنے ہلکا سا گلوز لگائے وہ سادہ سی بہت پیاری لگ رہی تھی اور بلوچی سٹائل میں ہی
جیولری اس کے حسن کو مزید ابھار رہی تھی۔

بچے تیار ہو گئی ہو تو چلیں۔ اماں بی اس کے قریب آتے بولیں۔
جی اماں بی۔ وہ ہلکا سا مسکرائی۔
www.kitabnagri.com

رکویہ سرمہ تو ڈال لو بہت پیاری آنکھیں لگیں گی آپ کی۔ انہوں نے اسے سرمہ دانی پکڑائی۔
میں نے یہ کبھی نہیں ڈالا۔ اس کے لہجے سے جھنجلاہٹ صاف واضح ہو رہی تھی۔

یہ ایسے ڈالتے ہیں اور تمہیں پتہ ہے سرمہ کہاں سے آتا ہے۔ تم نے قرآن مجید میں وہ آیت تو پڑھی ہو
گی،

Posted On Kitab Nagri

" اور جب موسیٰ ہمارے مقررہ وقت کو پہنچے اور ان کا رب ان سے ہم کلام ہو، تو وہ کہنے لگے میرے پروردگار! مجھے دیدار کرا دیجئے کہ میں آپ کو دیکھ لوں۔ فرمایا: تم مجھے ہر گز نہیں دیکھ سکو گے، البتہ پہاڑ کی طرف نظر اٹھاؤ، اس کے بعد اگر وہ اپنی جگہ پر برقرار رہا تو تم مجھے دیکھ لو گے۔ پھر جب ان کے رب نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو وہ ریزہ ریزہ ہو گیا، اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے بعد میں جب انہیں ہوش آیا تو انہوں نے کہا: پاک ہے آپ کی ذات! میں آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں۔"

جب وہ پہاڑ جل کر راکھ ہو گیا تو اس میں سے پتھروں کو پیس کر سرمہ بنایا جاتا ہے، ہماری نانی ہمیں ڈالنے کی خاص تلقین کرتی تھیں کہ یہ تو ہماری آنکھوں کا حق ہے کیسے ہم انہیں ان کے حق سے محروم کر سکتے ہیں۔ اماں بی نے عملی طور پر اسے طریقہ سمجھایا اور ساتھ اس سے ملحق قصہ بھی بیان کیا۔ اس نے پھر اماں بی کے سمجائے گئے طریقے کے مطابق سرمہ ڈالا جس سے اس کی آنکھیں کمال کا غضب ڈاھنے لگیں۔ وہ اماں بی کے ساتھ شہر و ز صاحب کے بھائی کے گھر گئی وہ انہوں نے اس کا اپنی بھانجی کی حیثیت سے تعارف کرایا۔ اسے ایک لڑکی اپنے ساتھ اٹھا کر لے گئی۔ وہ اچھی شوخ مزاج لڑکی تھی، اسے ارد گرد کے ماحول کے بارے میں آگاہ کر رہی تھی اور سب سے اس کا تعارف بھی کروا رہی تھی اتنے میں دلہن کو سامنے لا کر بیٹھایا گیا۔ دلہن نے گلابی اور قسطوری رنگ کا لباس زیب تن کیا

Posted On Kitab Nagri

ہوا تھا چہرے کے آگے ایک چھوٹا سا کپڑا لگایا گیا تھا جو اس کے چہرے کو چھپا رہا تھا (یہ اس لیے وہ لوگ کرتے ہیں کہ دلہن کو بارات والے دن خوب روپ چڑھے) دلہن کی شادی اس کے تایا زاد شاہ نواز یعنی شہر وز صاحب کے بڑے بھائی کے بیٹے سے ہونی تھی۔ سب لڑکیاں باری باری مہندی لگا رہی تھیں۔

"آؤ ہم بھی چلیں۔" ساتھ بیٹھی لڑکی نے اسے بھی مہندی لگانے کا کہا۔

"میں یہیں ٹھیک ہوں ویسے بھی وہ کونسا مجھے جانتی ہے جو مجھ سے ناراض ہو جائے گی۔" اس نے اپنی طرف سے نہ جانے کی وضاحت دی۔

"تو تمہیں کیا لگتا ہے یہ ساری عورتیں جو اسے مہندی لگا رہی ہیں وہ تو بچپن میں ان کے ساتھ کھیلتی رہی ہے چلو اٹھو اب کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑے سیٹج تک لے گئی پھر دونوں نے خوش گپیوں میں رسم ادا کی اور دیکھتے ہی دیکھتے چند لڑکیاں سامنے خوبصورت رقص کرنے لگیں اور دلہن کو بھی اٹھا کر درمیان میں کھڑا کر لیا۔ اسی طرح ہنستے ہنساتے اس خوبصورت شام کا اختتام ہوا۔

اگلے دن دھوم دھام سے بارات لائی گئی اس دن اس نے دلہن کا چہرہ دیکھا وہ لال رنگ کے لباس میں اور اوپر سے بھاری جیولری پہنے گڑیاسی لگ رہی تھی۔ کھانا کھانے کے تھوڑی دیر بعد رخصتی ہو گئی پھر وہ بھی واپس گھر آ گئی۔ وہ ویسے پر بھی گئی جہاں کئی عورتوں نے اس کی تعریف کی اماں بی تو عورتوں کے پاس ہی بیٹھ گئیں اس لیے وہ اپنی نئی بنی دوست نتاشہ کے پاس چلی گئی وہاں لڑکیاں دلہن کو مذاق کر کے شغل لگا رہی تھیں۔ اس طرح اس نے شادی کے سارے دنوں میں بن بلائے مہمان کی

Posted On Kitab Nagri

طرح خود ہی خوب مزے کیے۔ چند دنوں بعد دو عورتیں اماں بی کے پاس آئیں وہ ان کے لیے مشروب لے کر آرہی تھی کہ اسے ان کی آوازیں سنائی دیں۔

فرخندہ یہ جو تیری بھانجی ہے نہ یہ ہمیں اپنے بچے منصور کے لیے بہت بھاگئی ہے اس لیے تو اپنی بہن سے بات کر کے اس کا رشتہ ہمیں دے دے۔ ان میں سے ایک عورت نے اپنا مدعا بیان کیا۔

وہ جلد ہی اپ گھر چلی جائے گی اور اس کا رشتہ تو پہلے ہی ہو چکا ہے۔ اماں بھی نے مناسب لفظوں میں انہیں ٹالنے کی کوشش کی۔

تو اتنا بنا ٹھنکا کے نہیں لانا تھا نہ کے لڑ کے دیکھتے ہی اس پر فدا ہو جائیں، اب یہ یہاں سے کہیں نہیں جا سکتی اگر اس کی شادی ہوگی تو صرف ہمارے منصور سے۔ دوسری عورت نے انہیں دھمکی دی۔

میں شاہ صاحب سے بات کر کے جواب دوں گی۔ اماں بی نے اپنے چہرے سے پریشانی کے تاثرات چھپاتے ہوئے فلحال یہی مناسب بات کی ورنہ ان عورتوں کے تو شوہروں کے قرضے تلے دبے تھے

شہروز صاحب اگر انہوں نے اپنی دشمنی اس معصوم جان سے نکالنی چاہی تو اس سے آگے وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھیں۔ وہ عورتیں چلی گئیں۔ عینی نے اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹتے خود کو کمرے میں بند کر

لیا۔ اماں بی نے اس بارے میں شام کو شہروز صاحب سے بات کی جو پہلے حیران اور پھر پریشان ہوئے۔ اگلے دن انہوں نے اپنے بھتیجے شاہ نواز سے بات کرنے کے بعد بتایا کہ کل صبح عنایہ ان

Posted On Kitab Nagri

لوگوں کے ساتھ لاہور چلی جائے گی کیونکہ میرا بھی یہاں سے نکلنا مشکل ہے، ان دونوں نے کہیں گھومنے جانے کا سوچا اس لیے میں نے انہیں لاہور کا کہتا کہ وہ وہاں جا کر اپنے گھر والوں سے مل سکے۔ "عنایہ بچے اٹھو جلدی سے تیار ہو جاؤ۔" اماں بی نے صبح عینی سے کہا۔ وہ اس کے سامنے تھیں ان کے پیچھے ہی شہر وز صاحب بھی کھڑے تھے۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔
www.kitabnagri.com

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

کیوں اماں بی کہیں جانا ہے؟ عینی نے ان کی طرف دیکھ کر حیرت سے پوچھا۔
"جی آپ اپنے گھر جا رہی ہیں، جلدی کریں دیر کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔" شہروز صاحب نے بہت
ضبط سے یہ الفاظ ادا کیے، پہلے تو اسے اپنی سماعتوں پر یقین نہ آیا پھر سمجھ آنے پر خوشی اور دکھ کے ملے
جلے احساس کے تحت آنکھوں میں پانی لیے اماں بی کے گلے لگی جو خود اس کے جانے کا سن کر دکھی ہو
گئی تھیں۔ اس کی وجہ سے ان کے گھر میں رونق ہو گئی تھی سب پھر یہ گھرا نہیں کاٹ کھانے کو دوڑے
گا۔ کبھی نہ کبھی تو اس نے اپنے گھر جانا ہی تھا اس لیے جیسے شادی پر بیٹی کو رخصت کیا جاتا ہے ویسے ہی
وہ اسے بھی رخصت کرنا چاہیں گی۔ انہوں نے اسے چند ایک اپنے ہاتھ سے تیار کردہ بلوچی
سوٹ، زیورات اور اپنے پاس اپنی بیٹی کی موجود ایک چادر تحفے میں دی۔
"آپ کبھی کبھار ہم بوڑھی ہڈیوں سے ملنے تو آ سکتی ہوں۔" شہروز صاحب کو اس کے جانے کا سوچتے
ہی اپنا دل ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا اسی لیے ایک عاص سے اسے پوچھا ایک مبہم سی امید جسے وہ رد نہ کر
سکے۔

"کیوں نہیں ابا ضرور آؤں گی، آخر کبھی بیٹیاں بھی باپ کے گھر آنے سے ہچکچائیں ہیں۔" اس نے
اپنے اپنے لفظوں سے انہیں مان بخشا۔

Posted On Kitab Nagri

"خوش رہو ہمیشہ میرے بچے۔" انہوں نے اس کے سر پر پیار دیتے اسے دعا دی۔ پھر چند منٹ بعد وہ اس لیے باہر کی جانب بڑھے۔ اس نے چادر سے اپنے آپ کو اور اپنے چہرے کو بالکل چھپا رکھا تھا۔ وہ ان کے پیچھے چلتی شاہ نواز کی بیوی زینہ سے ملی جو بہت خوش اخلاق تھی۔ شاہ نواز شہر وز صاحب سے ملنے کے بعد انہیں لیے بلوچی جیپ میں بیٹھا جہاں پہلے بھی لوگ بیٹھے تھے ان کے بیٹھتے ہی جیپ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد ان کی جیپ ان کے علاقے سے بہت دور جا چکی تھی۔ شاہ نواز اور اس کی بیوی اس سے ہلکی پھلکی باتیں بھی کر رہے تھے اور اسے باہر نظر آتی پہاڑیوں کے بارے میں آگاہ کر رہے تھے۔ شاہ نواز کی باتوں سے معلوم ہو رہا تھا وہ کافی پڑھا لکھا ہے پھر اسے اسی کی باتوں سے پتہ چلا کہ وہ کچھ عرصہ قبل ہی باہر سے تعلیم مکمل کر کے لوٹا ہے اور اب کوئٹہ ہی کام کرتا ہے۔ وہ انہیں لیے لاہور اپنے کسی دوست کے گھر رکنے کا ارادہ رکھتا تھا کہ وہ وہاں سے عنایہ کے گھر والوں کو ڈھونڈ کر اسے باحفاظت ان تک پہنچا دے۔

کوئٹہ پہنچتے ہی اس نے اتنے دلکش مناظر دیکھے کہ بے اختیار اس نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ ہمیں اتنے حسین ملک میں پیدا کیا جو خوبصورتی کا پیکر ہے اور اس پر اللہ کا خاص کرم ہے۔ شاہ نواز نے ٹرین کے ذریعے اپنا اگلہ سفر طے کرنے کا منصوبہ بنایا وہ پہلی مرتبہ ٹرین میں بیٹھی تھی اس کی خوشی گزرتے لمحات کے ساتھ ساتھ بڑھتی جا رہی تھی اس نے صبح سے کھانا نہیں کھایا تھا کہ سفر میں اس کی طبیعت خراب ہو جاتی ہے تقریباً ڈھائی گھنٹے کے طویل سفر کے بعد وہ لوگ لاہور ریلوے سٹیشن پہنچنے والے

Posted On Kitab Nagri

تھے اس کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں وہ کتنے ماہ بعد اپنے شہر واپس پہنچ رہی تھی۔ ٹرین کی ٹھک ٹھک اسے مزہ دے رہی تھی آہستہ آہستہ ٹرین رکنا شروع ہو گئی۔ وہ اور زینہ ٹرین کے رکتے ہی شاہ نواز کے پیچھے ٹرین سے باہر نکلیں۔ اس نے اپنا چہرہ اچھے سے چھپا رکھا تھا کہ کہیں کوئی اسے پہچان نہ لے وہ دونوں نظر جھکائے شاہ نواز کے پیچھے چل رہی تھیں کہ اچانک وہ رکا تو وہ دونوں بھی فوراً ہی رک گئیں۔

السلام وعلیکم! شاہ نواز نے سامنے کھڑے نوجوان جو اس کے دوست کی طرف سے لینے آیا تھا اسے سلام کیا۔

وعلیکم السلام! اس لڑکے نے جواب دیا۔ یہ آواز، یہ آواز تو عینی کہیں بھی ہو فوراً پہچان سکتی تھی، اس شخص کی آواز جو اس سے لڑتا بھی بہت تھا اور اس کی کئی بھی بہت کرتا تھا کیسے رہا ہو گا وہ اس کے بن اتنا عرصہ، ہنسی تو اس کی شخصیت کا خاصہ تھی کہیں وہ اس سے روٹھ نہ گئی ہو۔

"زری۔" عینی تڑپ کر اس کی آواز پہچانتی اس کی طرف بڑھی اس کے پہلے کے اس کے پاس پہنچتی بے ہوش ہو کر گر گئی۔ زارون جلدی سے آگے بڑھتے اسے اٹھاتا ہی گاڑی کی طرف بھاگا۔

ہسپتال پہنچتے ہی زری نے سب سے پہلے رحمان صاحب اور حدید صاحب کو اس خبر سے آگاہ کیا۔ اذلان کو نہیں بتایا گیا تھا حالانکہ اس خبر کو سب سے پہلے سننے کا حق دار وہی تھا۔ رحمان صاحب کی طبیعت ناساز تھی لیکن پھر بھی وہ گھر کسی کو بتائے بغیر ہسپتال کے لیے نکلے۔ وہ سب ہسپتال میں اس

Posted On Kitab Nagri

روم میں موجود تھے جہاں اسے رکھا گیا تھا عینی کو ہوش آیا تو سب سے پہلے رحمان صاحب کے گلے لگی جو اس کے قریب ہی بیڈ پر بیٹھے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑے بے آواز آنسو بہاتے اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہے تھے۔

"بابا۔" عینی ان کے گلے لگی زار و قطار رونے لگی اتنے عرصے بعد اتنی تکلیفیں سہنے کے بعد تو وہ واپس ان تک پہنچی تھی۔

"جی بابا کی جان۔" وہی پیار بھر اشفت بھرا لہجہ۔

"بابا آپ کی طبیعت تو ٹھیک نہیں ہے۔" عینی نے اپنے آنسو بھولائے ان کے بخار سے تپتے جسم کی گرمائش محسوس کی تو ان کے چہرے کی طرف دیکھا۔

"میری شہزادی، میری پری واپس آگئی ہے اب میں بالکل ٹھیک ہوں۔" رحمان صاحب نے اسے تسلی دی۔ ان کے جسم میں ایک سکون کی لہر سی دوڑ گئی اسے صحیح سلامت اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر۔ "ہم بھی یہیں موجود ہیں۔" زارون جو کب سے انہیں ہی ایک دوسرے سے ملتا دیکھ رہا تھا اس نے اپنی طرف توجہ دلائی۔

"زری کافی کمزور ہو گئے ہو کہیں میری یاد میں تو نہیں۔" عینی جو خود کو پُر سکون کر چکی تھی اسی کے انداز میں فوراً بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"او کہاں اتنا جھوٹ بولا نہیں جائے گا مجھ سے یاد اور تمہیں کبھی نہیں بڑی مشکل سے تو تم جیسی ڈائن بہن سے جان چھوٹی تھی۔" زارون عنایہ کے آتے ہی اپنی پہلے والی ٹون میں واپس آچکا تھا اس لیے اسے تنگ کرنے سے باز نہ آیا۔

"بابا سنا آپ نے اس نے مجھے ڈائن بولا اور کہا اس کی مجھ سے جان چھوٹی تھی، اتنی جلدی تو تمہیں چھوڑنے والی نہیں ہوں اگر ڈائن کہا ہے تو بن کر تمہارا جینا حرام نہیں کیا تو میرا نام بھی عنایہ نہیں۔" عینی نے رحمان صاحب کو شکایت لگائی۔

"بابا کی چچی بابا بھی یہی چاہتے تھے۔" زارون کے کہنے کی دیر تھی کہ عینی نے قریب پڑے ٹیبل سے کوئی چیز اٹھا کر اسے ماری۔

"ہائے اللہ میں مر گیا۔" زارون کے ڈرامے شروع ہو گئے تھے جو پاس کھڑے شاہ نواز اور زینیہ بھی دیکھ رہے تھے انہیں اندازہ ہو رہا تھا کہ اتنے پیار کرنے والوں سے دور کر کے اس پہ کیا ظلم ڈھائے گئے ہیں۔

www.kitabnagri.com

"زری مت تنگ کرو بہن کو۔" رحمان صاحب نے اسے جھڑکا۔

"اچھا، اچھا ویسے بہت یاد آتی تھی تمہاری اس ڈر سے کہ کہیں تمہیں کچھ ہونہ گیا ہو میں بہت ادا اس رہنے لگا دیکھو میری آنکھوں کے گرد ہلکے بھی پڑ گئے ہیں۔" زارون دوسری طرف سے اس کے پاس بیٹھتے سنجیدگی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے تو نظر نہیں آرہے۔" عنایہ کو وہ اس طرح سنجیدہ اچھانہ لگا اس لیے شرارت سے گویا ہوئی۔
ایک منٹ کا سچ میں نظر نہیں آرہے۔ زارون موبائل کا کیمرہ آن کرتا اپنے چہرے کو غور سے دیکھ رہا
تھا عینی نے اس کے بازو پر تھپڑ مارا کہ تم نہیں سدھر سکتے۔
السلام وعلیکم! اتنے میں حدید صاحب وہاں آئے۔
تایا جان۔ عنایہ نے وہیں بیٹھے بیٹھے انہیں پکارا۔
"کیا حالت ہو گئی ہے ہماری بیٹی کی۔" حدید صاحب اس کے قریب آتے تڑپ کر بولے۔
"ٹھیک ہوں، آپ کیسے ہیں۔" عینی نے جواب دیتے ہی ان سے پوچھا۔ کیا عقیدت و احترام تھا نہ ان
کے لیے آخر کو وہ ان کے گھر کے سربراہ ہیں۔
"جس باپ کی ساری اولاد دکھی ہو آنکھوں سے او جھل یا سامنے رہ کر بھی گمشدہ ہو وہ کیسا ہو سکتا
ہے۔" حدید صاحب کے الفاظ سے بے بسی ظاہر ہو رہی تھی۔
"تایا جان اب میں یہاں موجود ہوں نہ کسی کو دکھی نہیں ہونے دوں گی۔" عینی نے پورے یقین سے
انہیں حوصلہ دیا۔
اللہ ایسا ہی کرے گا (انشاء اللہ)۔ وہ اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھتے بولے۔ سب ایک ساتھ انشاء
اللہ کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں آج تم سے کچھ مانگنا چاہتا ہوں مجھے امید ہے کہ میری گزارش رد نہیں کی جائے گی۔" انہوں نے پر امید ہو کر اسے دیکھا۔

"آپ ایسے کیوں کہہ رہے ہیں اگر میرے بس میں ہو تو ضرور ہر بات مانوں گی۔" اس نے ان کی امید بھری جھولی خالی نہ لوٹائی۔

"اذلان سے نکاح کر لو۔" انہوں نے فیصلہ سنایا۔ اس نے رحمان صاحب کی طرف دیکھا جنہوں نے اسے رضامندی دینے کو کہا۔ اس کی رضامندی کے بعد انہوں نے سامنے نظر دوڑائی تو شاہ نواز اور زینہ کو دیکھا تو زارون سے ان کے متعلق سوال کیا۔

"یہ ذی کا دوست اور اس کی بیوی ہے عینی انہیں کے ساتھ یہاں آئی ہے کسی کو معلوم نہیں تھا وقت طرح ہمیں عینی سے ملائے گا۔" عینی کو جو معلوم تھا اس بارے انہیں بتایا۔ پھر شروع سے لے کر آخر تک عینی نے انہیں ایک ایک بات بتائی کہ کیسے وہ اس علاقے میں گئی پھر وہاں سے جنگل اور جنگل سے شہر وز صاحب کے گھر اور وہاں سے لاہور تک۔ کچھ نہ چھپایا کیونکہ جب باپ اور بھائی کی سپورٹ ہے تو وہ کیوں دنیا سے منہ چھپاتی پھرے جبکہ اس کا کوئی قصور بھی نہیں تھا۔ لیکن یہ دنیا گھر سے ایک رات بھی باہر رہنے والی لڑکی کو بدنام کہہ کر ساری عمر کے لیے رسوائی کا لقب دے دیتی ہے۔

"شکریہ آپ لوگوں کا کہ آپ نے ہماری شہزادی کا بہت خیال رکھا اسے ٹوٹنے بکھرنے نہیں دیا اور ہماری طرف سے شہر وز صاحب اور ان کی بیوی سے کہیے گا کہ یہ اب ان کی بھی بیٹی ہے رخصتی ہم ان

Posted On Kitab Nagri

ہی کے گھر سے لیں گے اس کی۔ "حدید صاحب نے شاہ نواز کو مخاطب کر کے شکریہ ادا کیا اور شہروز صاحب کے لیے پیغام بھی بھیجا۔ وہ اس گھر کے سربراہ تھے اس لیے فیصلہ کرنے کا حق بھی انہیں تھا۔ "جی بالکل کیوں نہیں ہم اپنی بہن کو پورے مان و عزت کے ساتھ رخصت کریں گے۔" شاہ نواز نے خوشدلی سے ان کی پیشکش قبول کی۔

"گھر میں کسی عورت کو نکاح والی خبر معلوم نہ ہوتا کہ جو کوئی بھی ان میں سے عینی کا دشمن ہے وہ خود ہی اپنے رویے سے ہم پر آشکار ہو اور عینی کو اس کی جنگ خود لڑنے دی جائے۔" زارون اس بار کسی اہم نقطے پر غور و فکر کرتے سنجیدگی سے بولا۔

"ایسا ہی ہو گا چلو پھر نماز ادا کر لیں پھر خیر سے اذلان کو لا کر نکاح بھی ہو جائے گا اور بیٹا آپ عینی کے پاس رہو ہم جلد ہی نماز پڑھ کر واپس آتے ہیں۔" حدید صاحب نے پہلے سب مردوں کو پھر زینیہ کو حکم دیا۔ رحمان صاحب ان کے پورے کلام میں ایک لفظ بھی نہ بولے۔

سب مردوں کا رخ مسجد کی طرف تھا نماز گاہ میں داخل ہوتے ان کی نظر امام صاحب کے قریب بیٹھے اذلان پر پڑی جو مگن ہو کر خطبہ سن رہا تھا۔ زارون نے باقی سب کو کچھ بھی کہنے سے روک دیا اور خود اذلان کی طرف بڑھا کیونکہ وہ سب سے پہلے اس کا رد عمل دیکھنا چاہتا تھا۔ زارون نے اس کے پاس پہنچتے ہی اسے اٹھا کر زور سے گلے لگایا۔ یہ سب اتنا غیر متوقع تھا کہ اذلان کو سمجھ نہ آیا کہ اس کے

Posted On Kitab Nagri

ساتھ ہوا کیا ہے وہ تو شاہ نواز کو ریلوے سٹیشن سے لینے گیا تھا پھر ایسا کیا ہوا کہ وہ اس طرح عجلت میں اس کے گلے لگا ہے۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va7500595)

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا ہے زری سب ٹھیک تو ہے؟ اذان نے فکر مندی سے پوچھا۔

"میں تو ٹھیک مگر جلد ہی تیری طبیعت خراب ہونے والی ہے اس لیے کوئی کرسی وغیرہ رکھ لے کیونکہ جو خبریں میں تمہیں دینے والا ہوں وہ کسی جھٹکے سے کم نہیں ہیں۔" زارون آنکھیں ٹپٹپاتے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے بولا۔

"زیادہ فضول نہ ہو، بتانا ہے تو بتا ورنہ نماز کا ٹائم ہو گیا ہے وہ ہی پڑھ لو۔" اذان نمازیوں کو جماعت کے لیے کھڑے ہوتا دیکھتے بولا۔

"نماز ہی پڑھنے آیا ہوں ہنہ، اب نہیں میں نے کچھ بھی بتانا چاہے منتیں کرتے رہو۔" زارون بھی اسے انور کرتے آگے جانے لگا۔

"اب بتا بھی دے کے مار کھانی ہے مجھ سے۔" اذان نے اسے دھمکی دی جو کارآمد ثابت ہوئی۔

"عینی مل گئی ہے اور نماز کے بعد تیرا نکاح ہے۔" زارون نے اب کہ بغیر لگی لیٹی اس کے سر پر دھماکہ کیا۔ اذان تو کتنے ہی لمحے بات سمجھنے کی کوشش کرتا رہا پھر جب یقین ہو گیا کہ جو اس نے سنا سچ ہے تو

آسمان کی طرف چہرہ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ امام صاحب کے پیچھے ان سب نے نماز ادا کی۔ سجدے میں گرتے ہی اللہ بلند و برتر کے حضور آنسوؤں کے ذریعے شکریہ ادا کیا۔

"تم سیدھے طریقے سے کوئی بات بتا نہیں سکتے تھے، اتنے ڈرامے کرنے کی کیا ضرورت تھی۔" اذان نے نماز کے بعد زارون کو آڑے ہاتھوں لیا۔

Posted On Kitab Nagri

کیسا ہے میرا یار؟ شاہ نواز نے اذلان سے ملتے پوچھا۔

ایک دم فٹ۔ اذلان نے بھی دو بدو جواب دیا۔

"پہلے کا تو پتہ نہیں لیکن اب تو چہرے پر الگ ہی رونقوں کا بسیرا ہے۔" شاہ نواز نے اسے زو معنی انداز سے چھیڑا۔ اسی طرح ہنستے مسکراتے ایک دوسرے کو چھیڑتے وہ لوگ ہسپتال کے لئے نکلے۔ ہسپتال پہنچ کر اذلان اس کمرے میں نہ گیا کہ اب میں اسے اپنی محرم بنے ہی دیکھنا چاہتا ہوں۔ ٹھیک پندرہ منٹ بعد جمعے کے اتنے مقدس دن اس کا نکاح اس کی بچپن کی محبت کے ساتھ خیر و عافیت سے ہو گیا۔ انسان کیسے امیدیں وابستہ کرنا چھوڑ دے جب بس اس کے کن کہنے کی دیر ہوتی ہے ہر ناممکن سے ناممکن شے بھی ممکن ہو جاتی ہے۔

"مبارک ہو میرے بھائی تیرا ہجر ختم ہوا۔" زارون نے اسے زور سے گلے لگایا۔

"خیر مبارک اور بس اب مجھے چھوڑ دے میرا سانس بند ہو رہا ہے کیوں بہن کا گھر بنتے ہی اچھاڑنے پہ تلا ہوا ہے۔" اذلان نے اسے خود سے علیحدہ کیا پھر باقی سب نے اسے مبارک باد دی۔

"رحمان دیکھو ہر بار کی طرح اس بار بھی اس نے اپنی ضد منوا کر ہی دم لیا اسی لیے بابا مجھے پہلے ہی وصیت کر کے گئے تھے۔" حدید صاحب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے اپنے پیچھے کھڑے رحمان صاحب کو مخاطب کرتے کہا۔

بس کبھی غرور نہیں کیا۔ اذلان نے فخر سے گردن اکڑا کے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"اللہ اسی طرح ہمیشہ تم دونوں کو خوش رکھے۔" حدید صاحب اور رحمان صاحب نے یکجا انہیں دعا دی۔ وہ سب کو وہیں باہر چھوڑ کر کمرے میں داخل ہوا۔ عینی پر نظر پڑتے ہی وقت جیسے تھم سا گیا ہو بغیر پلک جھپکتے وہ اسے دیکھے ہی جا رہا تھا۔ پانچ سال چھ ماہ وہ اس حسین چہرے کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہا تھا۔ عینی نے نظریں اٹھانا مشکل ہو گیا تھا۔ اذلان تو جیسے وہیں الٹی لگا کر جم گیا تھا۔

تیری صورت کو جب سے دیکھا ہے
میری آنکھوں پہ لوگ مرتے ہیں

زارون کی باہر سے آوازیں سنتے وہ ہوش میں آیا، قدم قدم بڑھاتا وہ عینی کے قریب پہنچ گیا۔ "نکاح مبارک حورم جانم۔" اذلان نے اس کے قریب کرسی پر بیٹھتے دھیمی آواز اور میٹھے لہجے میں کہا۔ (اگر باقی لڑکیاں اسے اس طرح کسی سے بات کرتے دیکھ لیں تو انہیں یقیناً ہارٹ اٹیک آ جائے۔ اسے عینی کے علاوہ کسی بھی لڑکی کے اس کے قریب آنے سخت چڑ تھی۔ خاص لوگوں کو ہی خاص مقام ملتا ہے اور یہ اس کے دل کو بہتر پتا ہے کہ وہ اس کے لیے کیا ہے۔) خیر مبارک۔ وہ تو جیسے لال گلاب بن گئی تھی۔

"کیسا لگ رہا ہے میری زوجہ بن کر۔" اذلان چہرے پر مبہم مسکراہٹ سجاتے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ہم، پتہ نہیں۔ عنایک نے انگلیوں کو آپس میں چٹختے بس اتنا ہی کہا اس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا کیا جواب دے۔

"ویسے یہ پہلی بار ہے کہ میرے واپس آنے پر تم ناراض نہیں بیٹھی ہو۔" اذلان نے گفتگو کو طول بخشا۔

"میں گھر ہی نہیں تھی تو ناراض کیا ہونا"۔ عنایہ نے اداسی سے کہا۔

"بھول جاؤ جو ہوا بس اتنا یاد رکھو کہ اب تم اکیلی نہیں ہو جس نے بھی یہ کیا ہے اسے میں تڑپا تڑپا کے ماروں گا۔" یہ بولتے اذلان کی آنکھیں سرخ ہوئیں۔

"اس نے صرف مجھے ہی نہیں بلکہ بہت سی اور لڑکیوں کو بھی زبردستی اپنے کاروبار کا حصہ بنا رکھا ہے۔" عینی کو بے ساختہ وہ دن اور وہاں موجود لڑکیوں کا بے بس ہونا یاد آیا۔

"وہ اپنے انجام کو ضرور پہنچے گا۔" اذلان نے اسے یقین دلایا۔

"انشاء اللہ اس کا انجام عبرت ناک ہو گا۔" عنایہ نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔

"اب گھر چلو وہاں بھی ابھی بہت سے محاذ سر کرنے ہیں تم نے۔" اذلان یہ کہتے ہی اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا بغیر اس کے تاثرات ملاحظہ کیے کمرے سے باہر چلا گیا جہاں زارون کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا۔

"اور پھر مجنوں ہو گئی ملاقات۔" زارون اس کے کان کی طرف جھکتے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"چل اپنی بھابی کو لے کر گھر چل تھوڑی دیر بعد میں تمہیں وہیں ملتا ہوں۔" اذلان نے اس کی بات کو سراسر نظر انداز کر کے نیا حکم دیا۔

ابے کیا بول رہا ہے کون بھابی؟ زارون کو اس کی دماغی حالت پر شک ہوا۔ پتہ نہیں خوشی میں کیا الٹا سیدھا بولنے لگ گیا ہے زارون بڑبڑایا۔

"عنایہ اذلان عالم اور کون اگر تو میرا بھائی ہے تو وہ تیری بھابی ہوئی نہ سالے صاحب۔" اذلان نے اس کی کم عقلی پہ ماتم کیا۔

"اب یہ کیا کھچڑی پکا رہے ہو میں جہان تھوڑی ہوں جو ایک ساتھ اتنے کردار نبھاسکوں۔" زارون نے صاف انکار کیا۔

یہ جہان کون ہے؟ اذلان نے حیرت سے پوچھا۔

"تیری بیوی نے خود پڑھ کے مجھے ایک ناول پڑھنے کو کہا تھا جس کا ہیرو جہان سکندر تھا، کیا ہی کمال بندہ، پتہ نہیں ایک ساتھ اتنے کردار نبھائیے لیتا تھا میں تو اس کا فین ہو گیا ہوں تب سے جب سے پڑھا ہے۔" زارون نے لمبی چوڑی روداد سنائی۔

"اگر فین ہو گیا ہے تو پھر بن نہ اس جیسا۔" اذلان نے فوراً سے مسئلے کا حل نکالا۔

چیلنج کر رہے ہو؟ زارون نے آنسو رو اچکاتے پوچھا۔

ہاں ایسا ہی سمجھ لو۔ اذلان نے جیسے اسے اکسانا چاہا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

"چیلنج ایکسپڈ" - زارون نے کہتے ساتھ ہی عنایہ کو اندر سے ساتھ لیا اور باقی سب کو لے کر گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ اذلان نے اپنا رخ آبی۔ کے ساتھ مل کے اس شخص اور جگہ کا پتہ لگانے کے لیے اپنے سیکرٹ روم کی طرف کیا۔ جب سے عنایہ گم ہوئی تھی وہ لوگ وہیں بیٹھ کر ہر بار یک سے بار یک نقطے پر غور و فکر کرتے تھے۔



اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

www.kitabnagri.com